10257 ـ ٹیشو پیپر کے ساتھ استنجاء پر اکتفا کرنے کا جواز

سوال

جی ہاں مجھے معلوم ہے قضائے حاجت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بیٹھ کر قضائے حاجت اور پیشاب کیا جائے، لیكن میرے ایك دوست نے مجھے كہا كہ اس كے خیال میں ہمیں قضائے حاجت كے بعد دبر كو پانی كے ساتھ دھونا چاہیے نہ كہ صرف ٹشو پیپر كے ساتھ.
قضائے حاجت كے بعد میں دبر صاف كرنے كے لیے ٹشو پیپر كے علاوہ كوئی اور چیز استعمال نہیں كرتا اور بعد میں ہاتھ دھو لیتا ہوں، تو كیا كوئی ایسا اسلامی حكم ملتا ہے جس میں ہمیں دبر صاف كرنے كے لیے پانی استعمال كرنا لازم ہو ؟
مجھے امید ہے كہ ایسا كوئی حكم نہیں ہوگا، كیونكہ یہ معاملہ مشكل ہے اور یہ پریشانی ڈسٹرب كرنے كا باعث ہے، میں ہر بار پانی استعمال كرنے كی كوشش كرتا ہوں لیكن میرے ارد گرد جگہ میں پانی گر جاتا ہے. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

مؤمن شخص پر اللہ تعالی اور اس كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم كا حكم ماننا اور اس كے سامنے سر تسلیم خم كرنا واجب ہے، چاہے وہ حكم اس كی خواہش اور ذہن كے خلاف بھی جاتا ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور كسی بھی مؤمن مرد اور عورت كو اللہ تعالی اور اس كے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) كے فیصلہ كے بعد اپنے كسی امر كا كوئی اختیار باقی نہیں رہتا، اور جو كوئی بھی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی نافرمانی كریگا وہ واضح اور كھلی گمراہی میں جا پڑا الاحزاب (36).

اور ایك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

ایمان والوں كا قول تو یہ ہے كہ جب انہیں اس لیے بلایا جاتا ہے كہ اللہ اور كا رسول ان میں فیصلہ كردے تو وہ كہتے ہیں ہم نے سنا اور مان لیا یہی لوگ كامیاب ہونے والے ہیں، اور جو بھی اللہ تعالی اور اس كے رسول كی

فرمانبرداری کرے اور اللہ تعالی کا خوف رکھے اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں یہی نجات پانے والے ہیں النور (51 - 52).

اور جب مومن شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تسلیم کرتے ہوئےاس کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تو اس راستے میں جو بھی مشقت آئیگی اس کو اس کا اجروثواب حاصل ہوگا، اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا:

" تیرا اجر تیرے خرچ کرنے اور تیری تھکاوت کے مطابق ہوگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1787) صحیح مسلم حدیث نمبر (1211).

رہا اس مسئلہ کا حکم تو وہ درج ذیل ہے:

قضائے حاجت کے بعد نجاست صاف کرنے کے لیے پانی کا استعمال واجب نہیں، بلکہ یہ نجاست پتھر اور مٹی کے ڈھیلے یا ٹشو پیپر وغیرہ وہ اشیاء جن سے نجاست زائل ہو سکے استعمال کر کے بھی زائل کرنی جائز ہے اور اس کی دلیل مسند احمد کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے کر جائے، اور ان سے صفائی کرے یہ اس کے لیے کافی ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (23627) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (44) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے کہ صرف پتھروں پر ہی اکتفا کرنا جائز ہے، اور یہ کہ پانی کا استعمال واجب نہیں.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 208).

پتھر یا ٹشو پیپر پر اکتفا کرنے کے جواز کے باوجود پانی استعمال کرنا افضل اور بہتر ہے، اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے جاتے تو میں اور ایك میرا جیسا بچہ پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء فرماتے "

اداوۃ چمڑے کے برتن کو کہتے ہیں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (150) صحیح مسلم حدیث نمبر (271)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کو کہا:

" تم اپنے خاوندوں کو کہو کہ وہ پانی سے استنجاء کیا کریں، میں ان سے شرماتی ہوں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (19) امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (2 / 101) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

اہل علم کے ہاں اسی پر عمل ہے، ان کا اختیار یہی ہے کہ اگرچہ پتھروں کے ساتھ استنجاء کرنا کافی اور جائز ہے، لیکن ان کے ہاں پانی کے ساتھ ہی استنجاء کرنا افضل اور بہتر ہے . اھـ

اور اگر ٹشو پیپر استعمال کر کے پانی استعمال کیا جائے یعنی دونوں ہی کام کیے جائیں تو یہ اکمل اورافضل اور سب سے بہتر اور نور علی نور ہے، لہذا پہلے ٹشو پیپر استعمال کریں اور بعد میں پانی.

دیکھیں: المجموع للنوی (2 / 100).

واللہ اعلم اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .